T01-07Nov2023 Taj Mengal/Ed. Waqas Khan 10:30 a.m.

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the November 07, 2023
(333rd Session)
Volume XV, No.04
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XV *SP. XV (03)/2023*
No.03 *15*

Contents

1. Contents i
2. Recitation from the Holy Quran 1
3. FATEHA 2
4. Questions and Answers 2
5. Leave of Absence 6
6. Presentation of Reports of the Committee on Delegated Legislation for the year 2022-2023 6
7. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The International Islamic University (Amendment) Bill, 2023] 7
8. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Federal Board of Intermediate and Secondary Education (Amendment) Bill, 2023] 7
9. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The University of Management and Technology Lahore Bill, 2023] 8
10. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Premier Institute of Advance Studies Bill, 2023] 8
11. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on the Islamabad Capital Territory Injured persons (Medical Aid) Bill, 2023] 9
12. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023] 9
13. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding recent malfunctioning of the AC system in OPD, Emergency ward and especially Children OPD in PIMS and Polyclinic Hospital resulting in death of Patients 10
14. Presentation of Report of Standing Committee on Industries and Production on a Starred Question regarding the names of non-functional state owned enterprises in the Country 10
15. Presentation of Report of the Standing Committee on Industries and Production on a starred Question regarding the checks and balance of number of utility stores in the Country 11
16. Presentation of Report of Standing Committee on Cabinet Secretariat on a Starred Question regarding the details of written tests conducted by FPSC for recruitment against various posts during the last two years ... 11
17. Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Toshakhana (Management and Regulation)] Bill, 2022 12
18. Presentation of Report of Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion against the Chief Secretary, Khyber Pakhtunkhwa, Commissioner, Malakand Division, Deputy Commissioner, Upper Chitral and Deputy Commissioner, Lower Chitral 12
19. Presentation of Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion against the Secretary, Petroleum Division 13
20. Point of Order raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding the Role and Functions of the Caretaker Government defined in the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 13
    - Mr. Murtaza Solangi (Federal Minister for Parliamentary Affairs) 16
21. Calling attention notice by Senator Mian Raza Rabbani on the issuance of Notification by the Cabinet Division regarding the Cabinet Committee for disposal of legislative cases (CCLC) 17
    - Mr. Murtaza Solangi, Minister for Parliamentary Affairs 21
22. Calling Attention Notice by Senator Mohsin Aziz regarding problem faced by the commuters traveling from Punjab and Khyber Pakhtunkhwa due to non-availability of access from M-1 Section to Islamabad International Airport 22
    - Mr. Murtaza Solangi, Minister for Parliamentary Affairs 24
23. Point of Public Importance raised by Senator Sadia Abbasi regarding law and order situation in the country and issuance of production orders of Senators for the Senate Sessions 25
24. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Tahir Bizenjo regarding the current situation of Law and Order in the Country, especially in KP and Baluchistan 28

25. Point of Public Importance raised by Senator Hidayatullah Khan regarding Law and Order situation in the country and Israeli atrocities against Palestinians 30
26. Point of Public Importance raised by Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri regarding the farmers protesting for their demands in Baluchistan 33
27. Point of Public Importance raised by Senator Gurdeep Singh regarding providing relief to the victims of Jaranwala incident 35
28. Point of Public Importance raised by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen regarding sit-in and protest by the residents of Baluchistan at Chaman Border with regard to the newly introduced passport mechanism ... 36
29. Point of Public Importance raised by Senator Dilawar Khan complimenting the finance team of Caretaker Government and current law and order situation in the country 37

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the November 07, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اَللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

ترجمہ: اور ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ مسلمان سب کے سب کوچ کریں، سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں۔ اے ایمان والو! اپنے نزدیک کے کافروں سے لڑو اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

سورۃ التوبہ (آیات نمبر 122 اور 123)

FATEHA

جناب چیئرمین: جزاک اللہ، السلام علیکم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مولانا فیض محمد صاحب، دعا کریں کل تیراہ ویلی میں ہمارے چار جوان اور ایک لیفٹیننٹ کرنل شہید ہوئے ہیں اور درازندہ میں پولیس کے دو سپاہی بھی شہید ہوئے ہیں۔ ان سب کے لیے دعا کریں، اللہ ان سب کو جنت نصیب کرے۔

(اس موقع پر ایوان میں دعا کی گئی)

Mr. Chairman: Question Hour.

(Interruption)

جناب چیئرمین: وزیر صاحب ابھی آجائیں گے۔ ابھی میرے پاس آئے تھے، جن کو پارلیمانی امور کا وزیر بنایا گیا ہے۔ وزراء کدھر ہیں؟ وزیر صاحب آگئے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب! Question Hour کے دوران بات نہیں ہوتی۔ جناب! Question Hour ہے۔ آج تو کافی عرصے بعد یہ سوالات آئے ہیں، آج چلنے دیں، پانچ منٹ کا کام ہے، Question Hour کے بعد بحث کرنا شروع کریں، کل بھی کریں اور جمعے کو بھی کرلیں۔ آج شروع کراتے ہیں۔

Questions and Answers

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور، ڈاکٹر زرقا۔ تشریف نہیں لائی ہیں۔

Def. Q. No. 5.

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق صاحب، سینیٹر مشتاق صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Def. Q. No. 14.

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق صاحب، سینیٹر مشتاق صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Q. No. 03.

جناب چیئرمین: پھر جناب سینیٹر مشتاق صاحب، سینیٹر مشتاق صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Q. No. 10.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۱۲، سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

Q. No. 12.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محسن عزیز: جناب! بات یہ ہے کہ انہوں نے جو figures دیے ہیں، آپ دیکھ لیجیے، 2020-21 میں 18% growth ہوئی ہے اور 2021-22 میں 26% growth ہوئی ہے۔ میں ماشاء اللہ تو نہیں کہہ سکتا لیکن یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ یہ قابل فکر اور قابل غور بات ہے کہ 2022-23 میں یہ export 13% decline ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ ضمنی سوال کریں، اس پر تقریر تو نہیں ہو سکتی۔

سینیٹر محسن عزیز: اس کے لیے تقریر اس لیے ضروری ہے کہ میں ماضی دکھا کر مستقبل دیکھنا چاہتا ہوں، ہم نے یہاں پر یہ جو decline دیکھی ہے، وہ decline آج دن تک اگر 2021-22 کے مقابلے میں دیکھا جائے تو آج بھی کم ہے۔ آج بھی industry پنپ نہیں پا رہی۔۔۔T02 پر جاری ہے۔

T02-07 Nov-2023 Tofique Ahmed[Mubashir] 10-40 AM.

سینیٹر محسن عزیز: (جاری۔۔۔) اور آج بھی industry پنپ نہیں پا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب سپلیمنٹری۔

سینیٹر محسن عزیز: تمہید باندھوں گا تو سوال ہوگا نا؟

جناب چیئرمین: محسن صاحب تمہید نا باندھیں، سوال کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: تمہید باندھوں گا تو سوال ہوگا، ویسے بھی یہاں پر کوئی نہیں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آج پارلیمانی امور کے وزیر بنے ہیں، ان کو آج مبارک باد دیں، اس لیے ایوان میں بیٹھے ہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: مبارک دیتا ہوں یہ بڑے اچھے، بڑے سلجھے ہوئے اور بڑے سمجھدار آدمی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا دوست نہیں آیا تو وہ جواب دے رہے ہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: لیکن بات یہ ہے کہ ان کے ناتواں کندھے پر اتنا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے کہ یہ ایک غریب یہاں پر بیٹھا ہو اور ساروں کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین: گوہر صاحب دبئی میں ہیں وہ آ کر آپ کو جواب دیں گے۔

سینیٹر محسن عزیز: گوہر صاحب کو بھی آج یہاں پر ہونا چاہیے تھا۔ جناب والا! یہ export بڑھانے کے لیے کیا اقدامات لے رہے ہیں۔ ابھی انہوں نے جو ایک قدم لیا ہے وہ WACOG کا لیا ہے، وہ تو ایک sector کے لیے اور ایک صوبے کے لیے لیا ہے۔ اس سے تو شاید ایک صوبہ بہتر ہو جائے لیکن باقی صوبے بھی پاکستان کا حصہ ہیں، اس کے لیے یہ کیا اقدامات لے رہے ہیں کہ ہماری export, ہماری جو ایک حکومت 2020,2021 and 2022 میں تھی، ان کو ذرا بتا دیں اس کو کیسے match کریں گے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر برائے پارلیمانی امور۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس پر بعد میں بات کریں گے، ابھی وزیر صاحب کو جواب دینے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی معزز وزیر برائے پارلیمانی امور۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ cabinet کی collective responsibility ہے، محسن صاحب تشریف رکھیں، جی معزز وزیر برائے پارلیمانی امور۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں آج آپ تو وزیر نہ بنیں، جی وزیر صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، تشریف رکھیں، وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب مرتضیٰ سولنگی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور) : جناب چیئرمین ! میرے عزیز دوست سینیٹر محسن عزیز تمام شفافیت کے لیے کہوں وہ میرے بہت اچھے دوست ہیں۔ انہوں نے خود بیٹھنے سے پہلے کہا اس سوال کو defer کر دیں، میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم تمام سوالات کے جوابات متعلقہ وزارتوں سے لیکر آپ کو دیں گے، آج میرا پہلا دن ہے آپ نے جو نرمی دکھائی ہے میں اس کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمیں صبح کہا گیا تھا کہ تمام سوالات کے جوابات defer کیے جائیں گے، مجھے جو بتایا گیا تھا لیکن میں آج اس ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جتنے بھی سوالات ہیں، چاہے متعلقہ وزراء ہوں یا نہ ہوں، ان کے تسلی بخش جوابات دینا میری ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین : جی سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز : وزیر صاحب نے جو فرمایا صحیح فرمایا، کم از کم ہمیں اس کی خوشی ہے کہ ایک شخص ایسے آئے ہیں جو اپنی بات یہاں پر کھل کر کرتے ہیں، اگر وہ اس کے جوابات صحیح نہ دے پائے یا ابھی پوری تیاری کے ساتھ نہیں آئے، whatever the reason is کیوں کہ کل ہی ان کو پارلیمانی امور کا وزیر بنایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس میں آج کے سوالات جس میں خصوصی طور پر Commerce and Industry کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین : دو ہی سوالات ہیں، defer کر دوں؟

سینیٹر محسن عزیز : جناب والا ! کم از کم میرا سوال تو defer کر دیں۔

جناب چیئرمین : آپ کا ہے اور ایک سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

سینیٹر محسن عزیز : میرے دو تین اور بھی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جی، جی ٹھیک ہے۔

سینیٹر محسن عزیز : یہ 22,23 بتایا ہے، آپ غلط بول رہے ہیں، 23 گزر گیا ہے۔

جناب چیئرمین : محسن صاحب مہربانی کر کے تشریف رکھیں، remaining questions دو ہی ہیں which are deferred and question hour is over.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اور ہے ہی نہیں تو کیا کریں گے، دو ہی تو سوالات تھے۔ leave application.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 332ویں اجلاس کے دوران مورخہ تیس اکتوبر تا یکم نومبر اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ دو اور تین نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ دو اور تین نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ دو تا سات نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No.03, Honourable Senator Mian Raza Rabbani, Chairman, Committee on Delegated Legislation, please move Order No.03.

Presentation of Reports of the Committee on Delegated Legislation for the year 2022-2023

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you Mr. Chairman! I present the fourth quarterly report of the Committee for the year 2022 and first and second quarterly reports for the year 2023, as required under sub-rule (3) of Rule 172E of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4. Honourable Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, please move Order No.04.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The International Islamic University (Amendment) Bill, 2023]

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: I Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on the Bill further to amend the International Islamic University Ordinance, 1985 [The International Islamic University (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Mushtaq Ahmed on 16th January, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.05. Honourable Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, please move Order No.05.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Federal Board of Intermediate and Secondary Education (Amendment) Bill, 2023]

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: I Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on the Bill further to amend the Federal Board of Intermediate and Secondary Education Act, 1975 [The Federal Board of Intermediate and Secondary Education (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani on 24th July, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.06. Honourable Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, please move Order No.06.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The University of Management and Technology Lahore Bill, 2023]

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: I Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, hereby present report of the Committee on the Bill to provide for establishment of the University of Management and Technology Lahore [The University of Management and Technology Lahore Bill, 2023], introduced by Senator Hafiz Abdul Karim on 6th February, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.07. Honourable Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, please move Order No.07.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Premier Institute of Advance Studies Bill, 2023]

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: I Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on the Bill to set up premier institute of advance studies [The Premier Institute of Advance Studies Bill, 2023], introduced by Senators Bahramand Khan Tangi and Palwasha Mohammad Zai Khan on 24th July, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.08. Honourable Senator Muhammad Hamayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, on his behalf Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, please move Order No.08.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on the Islamabad Capital Territory Injured persons (Medical Aid) Bill, 2023]

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: Thank you Mr. Chairman! I Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani on behalf of Senator Muhammad Hamayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on the Bill to make provisions for medical aid and treatment of injured persons in the Islamabad Capital Territory [The Islamabad Capital Territory Injured Persons (Medical Aid) Bill, 2023], introduced by Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani on 24th July, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.09. Honourable Senator Muhammad Hamayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, on his behalf Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, please move Order No.9.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023]

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: Thank you Mr. Chairman: I Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani on behalf of Senator Muhammad Hamayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on the Bill to provide for mandatory opportunistic screening for hypertension and to strengthen health systems particularly at primary care to treat hypertension in Pakistan [The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023], introduced by Senator Sania Nishtar on 24th July, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.10. Honourable Senator Muhammad Hamayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, on his behalf Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, please move Order No.10.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding recent malfunctioning of the AC system in OPD, Emergency ward and especially Children OPD in PIMS and Polyclinic Hospital resulting in death of Patients

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: I Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani on behalf of Senator Muhammad Hamayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on a Calling Attention Notice moved by Senators Rana Maqbool Ahmad and Kamran Murtaza on 4th August, 2023, regarding recent malfunctioning of the AC system in OPD, Emergency ward and especially Children OPD in PIMS and Polyclinic Hospital resulting in death of Patients.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.11….Contd…T03

T03-07Nov,2023 Rizwan/Ed:Waqas 10.50 a.m.

Mr. Chairman: (Continued…..) Order No.11 stands in the name of Senator Khalida Ateeb, Chairperson, Senate Standing Committee on Industries and Production. She may please move Order No.11.

Presentation of Report of Standing Committee on Industries and Production on a Starred Question regarding the names of non-functional state owned enterprises in the Country

سینیٹر خالدہ اطیب: میں چیئرپرسن، قائمہ کمیٹی برائے صنعت و پیداوار نشان دار سوال نمبر 15 جو کہ 25 جولائی، 2023 سینیٹر سید وقار مہدی صاحب کی جانب سے پوچھا گیا تھا کہ موضع پر جو کہ اس وقت ملک میں ریاست کے non-functional

operational اور منافع کے Pakistan Steel Mills کے دوران گزشتہ پانچ سالوں کے ناموں اور enterprises expenses کی سالانہ تفصیلات کے متعلق ہے۔ میں اس پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ پیش کی جائے۔

Order No. 12 stands in the name of Senator Khalida Ateeb, Chairperson, Senate Standing Committee on Industries and Production. She may please move Order No.12.

Presentation of Report of the Standing Committee on Industries and Production on a starred Question regarding the checks and balance of number of utility stores in the Country

سینیٹر خالدہ اطیب: : میں چیئرپرسن، قائمہ کمیٹی برائے صنعت و پیداوار، سوال نمبر ,16 جو کہ 25 جولائی، 2023 سینیٹر سید وقار مہدی صاحب کی جانب سے پوچھا گیا تھا۔ اُن کی سوال کا موضع تھا ملک میں Utilities Stores کی تعداد ہے، علاوہ ازیں اُن کی functioning, checks and balance کے لیے طریقہ کار سے متعلق ہے۔ میں اس بارے میں کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹ پیش کی جائے۔

Order No. 13 stands in the name of Senator Senator Saadia Abbasi, Chairperson, Senate Standing Committee on Cabinet Secretariat. She may please move Order No.13.

Presentation of Report of Standing Committee on Cabinet Secretariat on a Starred Question regarding the details of written tests conducted by FPSC for recruitment against various posts during the last two years

Senator Saadia Abbasi: I Senator Saadia Abassi, Chairperson, Standing Committee on Cabinet Secretariat do hereby present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No.6 asked by Senator Danesh Kumar on 31st March, 2023, regarding the details of written tests

conducted by FPSC for recruitment against various posts during the last two years.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 14 stands in the name of Senator Senator Saadia Abbasi, Chairperson, Senate Standing Committee on Cabinet Secretariat. She may please move Order No.14.

Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Toshakhana (Management and Regulation)] Bill, 2022

Senator Saadia Abbasi: I Senator Saadia Abassi, Chairperson, Standing Committee on Cabinet Secretariat do hereby present report of the Committee on the Bill to provide for management and regulation of Toshakhana [The Toshakhana (Management and Regulation) Bill,2022], introduced by Senator Bahramand Khan Tangi on 3rd October, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 15 stands in the name of Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges. He may please move Order No.15.

Presentation of Report of Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion against the Chief Secretary, Khyber Pakhtunkhwa, Commissioner, Malakand Division, Deputy Commissioner, Upper Chitral and Deputy Commissioner, Lower Chitral

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, would like to present report of the Committee on a Privilege Motion moved by Senator Falak Naz against the Chief Secretary (Khyber Pakhtunkhwa), Commissioner (Malakand Division), Deputy Commissioner (Upper Chitral) and Deputy Commissioner (Lower Chitral) for not inviting the Member being the sole representative of people of Chitral in the upper House of Parliament, in the

meetings conducted by the administration regarding disasters caused in Chitral due to recent floods.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 16 stands in the name of Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges. He may please move Order No.16.

Presentation of Report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on a Privilege Motion against the Secretary, Petroleum Division

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I Senator Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Committee on Rules of Procedure and Privileges, would like to present report of the Committee on a Privilege Motion moved by Senators Fida Muhammad, Prince Ahmed Umer Ahmed Zai and Shamim Afridi against the Secretary Petroleum Division for inappropriate and rude behavior with the members of the Committee during meeting of the Senate Standing Committee on Petroleum held on 2nd May, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 17 stands in the name of Mr. Murtaza Solungi, Honourable Federal Minister for Information and Broadcasting. He may please move Order No. 17.

Senator Mian Raza Rabbani: Point of Order, please.

جناب چیئرمین: آپ مجھے پہلے بل تو پیش کرنے دیں۔ جی سینیٹر رضا ربانی صاحب۔

Point of Order raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding the Role and Functions of the Caretaker Government defined in the Constitution of Islamic Republic of Pakistan

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ غالباً ایسی قانون سازی پہلی مرتبہ پارلیمان کی تاریخ میں ہو رہی ہے جب سے Care Takers کا concept آئین کے اندر دیا گیا ہے کہ کوئی Caretaker, Minister and Caretaker Government, legislation لے کر آ رہی ہے۔ اس کی وجہ

کیا ہے؟ پارلیمنٹ کا جو ایک تصور ہے اُس میں ایک ایسی حکومت جو کہ floor of the House کے اوپر in either House majority command کرتی ہو صرف وہی کوئی Bill move کر سکتی ہے، پہلی بات۔

دوسری بات، پارلیمان کے اندر جو Parliamentary form of Government کا جو concept ہے اُس کے اندر ایک ممبر چاہے وہ ممبر Private Member ہو اور چاہے وہ ممبر in the shape of a Minister and he is the only person who can move a Bill in either House, in this case Mr. Chairman!

1) The Honourable Minister is not a Member of either House.
2) Let me take you and if you look at the Rules of Procedures and Conduct of Business as well, in Rule 2, the term Minister has been defined to mean if a Prime Minister, Federal Minister and a Minister of State and when you talk of a Minister and MOS or the Prime Minister you fall back on the Constitution and in the constitution essentially a Member of the Parliament is either Prime Minister or the Federal Minister or Minister of State. The Caretaker is an abbreviation to a State when the National Assembly is not in existence.

Therefore, they are there for only a period of ninety days and nothing more and nothing less. And that is why the Constitution in itself has also not dealt with it in detail on what would be the powers and functions of a Caretaker Minister. But let me take you Mr. Chairman! to section 230 of the Election Laws, 2017.

Mr. Chairman! Section 230 is under chapter 14 which deals with the Caretaker, it is functions of Caretaker Government.

1) A care take government shall_____

یعنی کے وہ کیا کر سکتے ہیں۔

a) Perform its functions to attend to day-to-day matters which are necessary to the running of the affairs of the Government.

Now what is the necessity of this motion picture Bill i.e. being brought on the Orders of the Day for the Minister to move it and what is the necessity of this Bill in the day-to-day running of the Government.

b) Assist the Commission to hold Elections in accordance with law.
c) Restrict itself to activities that are of routine, non-controversial and urgent, in the public interest and reversible by the future Government elected after the elections;

Legislation when one House is not in existence and has been dissolved because of its term being complete is not routine business. "Restrict itself to activities that are of routine non-controversial and urgent," what is the urgency in this matter?" In the Public interest and reversible by the future government elected after elections" (continued….T04)

T04-07 NOV 2023 IMRAN/ED: MUBASHIR 11:00 A.M.

Senator Mian Raza Rabbani: …(continue)... elected after elections.

(d) be impartial to every person and political party.

2) The caretaker Government shall not—

(a) take major policy decisions except on urgent matters;

(b) take any decision or make a policy that may have effect or pre-empt the exercise of authority by the future elected Government;

This Bill is falling within the ambit of all of these too.

c) enter into major contract or undertaking if it is detrimental to public interest;

d) enter into major international …, we can forget that.

e) make promotions or major appointments …, this deals with other issues that they have been doing of appointing people left, right and centre and bringing in people from the armed forces into the civil.

chairmanship یہ بری روایت کم از کم آپ کی But nonetheless my objection is that nonelected member, with all due respect to the honourable میں نہیں ڈلنی چاہیے کہ ایک member, جس کا تعلق ایک caretaker government سے ہے، جو کہ تین مہینوں کے لیے یہاں پر آئی ہے، وہ legislation move کرے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے پارلیمان کی تاریخ میں ایسی بات کبھی نہیں ہوئی۔ لہٰذا میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کو آپ allow نہ کریں اور اس agenda item کو آپ orders of the day سے ہٹادیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب اس پر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

Mr. Murtaza Solangi (Federal Minister for Parliamentary Affairs)

جناب مرتضیٰ سولنگی (وزیر پارلیمانی امور): چیئرمین صاحب! سب سے پہلے تو میں یہ بات بہت وضاحت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ میں تریسٹھ سال کا ہوں اور میں ساری عمر آئین، قانون اور جمہوریت کے اصولوں کی بالادستی کے لیے کھڑا رہا ہوں اور اس میں کسی تبدیلی کا بھی امکان نہیں ہے۔ یہ عزت مآب ایوان بالا جو بھی فیصلہ کرے گا اس کا احترام ہم تمام لوگوں پر واجب ہے۔

صرف ایک چھوٹی سے وضاحت ہے کہ جیسے اس بات کو آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ بل کی تیاری میں کتنا عرصہ لگتا ہے اور یہ بل جب ہمارے پاس آیا تو اس پر پچھلی حکومت نے بھی کاروائی کی ہوئی تھی اور Law Ministry اور ہماری متعلقہ legal branch نے بھی مجھے یہی مشورہ دیا کہ اس کو پیش کریں، تو اس لیے میں حاضر ہوں۔ لیکن اس پر آپ کا اور سینٹ کا جو بھی فیصلہ ہوگا، میں اس کا احترام کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب اگر اس میں کوئی urgency نہیں ہے تو let us wait for the elected Government. اچھی بات ہے ناں جی۔

جناب مرتضٰی سولنگی: جناب! اگر یہ آج کمیٹی میں بھی جاتا اور کثرت رائے سے منظور بھی ہو جاتا، تب بھی قومی اسمبلی کی عدم موجودگی میں یہ قانون کا درجہ تو حاصل نہیں کر سکتا تھا اور اسی وجہ سے اس نے رکنا ہی تھا۔ تو اس لیے جو بھی ایوان کا فیصلہ ہوگا، ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو ابھی defer کر دیتے ہیں۔ اس پر میں رائے لے لیتا ہوں اور جمعہ کو اس پر پھر بات کر لیتے ہیں۔ Thank you جی۔ اس پر Attorney General کی بھی رائے لے لیتے ہیں۔

Calling attention Notice at Order No.18, in the name of honourable Senator Mian Raza Rabbani, please raise the matter.

سینیٹر میاں رضا ربانی: چیئرمین صاحب! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جو باتیں آپ نے کی ہیں، یہ انہی باتوں سے متعلقہ ہے۔

Calling attention notice by Senator Mian Raza Rabbani on the issuance of Notification by the Cabinet Division regarding the Cabinet Committee for disposal of legislative cases (CCLC)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I draw attention of the Minister in charge of the Cabinet Division towards the issuance of Notification No. F. 5/3/ 2023. Com dated 23rd August whereby Cabinet Committee for Disposal of Legislative Cases (CCLC) has been constituted.

چیئرمین صاحب! اب سب سے پہلے تو اس کے نام سے ہی اندازہ لگا لیں اور جو ابھی میں نے آپ کو Section 230 of the Elections Act 2017 پڑھ کر سنائی ہے، اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ایک ایسی کمیٹی ہے جس کو Cabinet, Prime Minister نے تشکیل دیا اور اس کا کام ہے to look at the laws and suggest revision of current legislation. اب legislation سے caretaker government کا کیا کام ہے؟ جو قوانین قومی

اسمبلی، سینٹ اور پارلیمان نے پاس کیے ہیں، ان قوانین کا یہ جائزہ لیں گے اور پھر دیکھیں گے کہ یہ قوانین درست ہیں یا نہیں۔ یہ caretaker government کا mandate نہیں ہے کہ وہ existing قوانین جن کو پارلیمان نے pass کیا ہے، ان کو پرکھیں اور جائزہ لیں۔

Mr. Chairman! The National Assembly was dissolved on 10th August and the terms of reference of the CCLC gives an impression that the interim government would review the laws that were recently passed by the National Assembly. The interim government's mandate is to just run the day-to-day affairs and take decisions on those economic matters which are of urgent importance.

چیئرمین صاحب! اس کمیٹی کا جو چیئرمین ہے وہ Law Minister ہوگا اور Information Minister, Planning Minister, Minister for Religious Affairs and Minister for Information technology اس کے ممبرز ہوں گے۔ اس کے علاوہ یہ جس کو بھی چاہیں as special invitee یہ بُلا بھی سکتے ہیں۔ اب میرے پاس جو information ہے اس کے مطابق یہ کمیٹی اب یہ کرے گی کہ

it will examine whether fresh legislation or amendments in the existing law are in line with the constitutional scheme; and not in violation of any existing law; and falls within the mandate of Parliament.

چیئرمین صاحب! یہ کمیٹی، جو Cabinet کی sub-committee ہے، اگر اس کے functions کو دیکھیں تو اس نے سپریم کورٹ کا بھی role لے لیا ہے کہ یہ دیکھے گی کہ جو قوانین پارلیمان نے pass کیے ہیں، کیا وہ fundamental rights اور آئین کے متصادم تو نہیں ہیں۔ یہ role Supreme Court کا ہے۔ اب یہ role caretaker government کی Cabinet Committee ادا کرے گی۔ Plus it will sit as an oversight body on the actions that Parliament has already taken. یعنی آئین کہتا ہے کہ پارلیمان supreme ہے لیکن سپریم کورٹ کی موجودگی میں یہاں ایک caretaker, unelected, Cabinet Committee کہتی ہے

کہ ہم قوانین کو دیکھیں گے کہ آیا یہ قوانین in accordance to the law ہیں یا نہیں، یا آیا پارلیمان اس بات کی مجاز تھی کہ وہ ان قوانین کو pass کرے یا نہ کرے۔

چیئرمین صاحب! ایسی powers اور ایسے terms of reference تو elected governments کی sub-committees کو بھی نہیں ہوتیں جو یہاں ایک unelected government نے اپنی sub-committee کے حوالے کر دیا ہے۔

The Cabinet Committee of an interim Government will decide if any laws fall within the domain of Parliament, which is believed to be supreme institution of Pakistan's Parliamentary System. The Cabinet body according to the notification is to, and I quote, examine the contents of fresh legislation, rules as well as amendments to the existing laws, rules and give its recommendations as to whether the same are in line with the policy of the government and constitutional legislative scheme.

Means, here again the domain of the Supreme Court is being infringed upon by a Cabinet Committee of the caretaker government which will look into the fact that whether the laws that have been passed are in accordance with the Constitution or not.

Mr. Chairman! What does the Cabinet Committee or what does the caretaker Cabinet think. …(Continue on T05)

T05-07NOV2023---ASHFAQ/ED.WAQAS---11.10AM

Contd… Senator Mian Raza Rabbani… Mr. Chairman, what does the Cabinet Committee or what does the Caretaker Cabinet think? It thinks, it can over-ride and bulldoze the Parliament in one breath and over-ride and bulldoze the Supreme Court in the other breath. The third mandate of the new body is that if the CCLC decides to amend the proposal of the sponsoring Division

from a policy prospective and the same is agreed to by the sponsoring Division in the CCLC meeting. The amended proposal will be placed before the Cabinet for ratification.

جناب چیئرمین! اس سے Cabinet Committee اپنے آپ کو آئین سے بھی بالاتر سمجھتی ہے، وہ اپنے آپ کو پارلیمان کو بالاتر سمجھتی ہی سمجھتی ہے اور وہ اپنے آپ کو Supreme Court سے بھی بالاتر سمجھتی ہے۔ وہ ان دونوں کے functions اپنے under لینا چاہتی ہے۔

This act of the Prime Minister is totally unconstitutional; the terms of reference of this committee are totally unconstitutional. How can a Cabinet Committee of a Caretaker Government sit in judgement over legislation and business passed by the Parliament of Pakistan? How can it decide whether a law is in accordance with the Constitution or not which is the function of the Supreme Court of Pakistan?

جناب چیئرمین! میں اس بات پر حیران ہوں کہ Section 230 کو تو چھوڑ دیں لیکن Supreme Court کی اپنی rulings ہیں، انہوں نے جس میں پارلیمنٹ کی legislation اور ابھی جناب منصور علی شاہ صاحب نے dissenting note لکھا ہے، اگر آپ ان کا dissenting note پڑھیں جو پارلیمنٹ legislation کرتی ہے، انہوں نے اس کے بارے میں جو کہا ہے کہ it cannot be gone into it, it cannot be touched, he is talking about the Supreme Court of Pakistan and here you have a Parliamentary Committee and here you have Sub-committee of Cabinet of unelected people which says that we will go into Legislation that Parliament has done. You look at remarks of the Chief Justice of Pakistan in the recent days on Legislation being done by the Parliament and how it cannot be gone into. They placed fetter on the Courts themselves to examine the legislation being done by the Parliament. یہ پارلیمنٹ کی powers کو بھی لینا چاہ رہے ہیں اور Supreme Court کی

powers بھی لینا چاہ رہے ہیں۔ میں یہ آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا تھا، میں نے جس کے لیے یہ calling attention notice دیا ہے۔

Mr. Chairman: Yes, honourable Minister for Parliamentary Affairs please.

Mr. Murtaza Solangi, Minister for Parliamentary Affairs

جناب مرتضٰی سولنگی (نگران وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میں سب سے پہلے کہوں گا کہ عزت مآب سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے جن تحفظات اور خدشات کا اظہار کیا۔ میری سمجھ اور مجھے جو معلومات دی گئی ہیں، اس کے مطابق ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ کمیٹی بنائی گئی ہے، Rules of Business, Rule 17 (2) کے تحت بنائی گئی ہے جو کہتا ہے کہ Committees of the Cabinet may be constituted and their terms and references and Membership laid down by the Cabinet or the such Committees may be standing or Prime Minister یہاں پر caretaker کا لفظ نہیں ہے، Special Committees accordingly as they are appointed to deal with a class of primary cases or specific case, number one. دوسری بات یہ ہے کہ یہ bill بنانے کے لیے یا جو legislation ہے، اس کے لیے نہیں ہے۔ یہ جو subsidiary rule making ہے، اس کے متعلق ہے۔ انتہائی extreme need and urgent cases میں جو حکومت کا اختیار ordinance lay کرنے کا ہے، وہ بھی موجود ہے۔ آئین اور قانون نگران حکومت کو ordinance بھی lay کرنے سے بھی نہیں روکتا جو بالکل ممکن ہے۔ آئین کا Article 89 ہے، اس کے اندر بھی urgency legislation کی اجازت ہے۔ میں نے آپ کو Rules of Business کا reference دیا۔

جناب! بنیادی طور پر جو کمیٹی ہے، Cabinet کے اپنے جو Secretariat functions ہیں، اس میں مدد کرنے کے لیے ہے۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے جن خدشات کا ذکر کیا کہ کسی طرح سے شاید Supreme Court اور ایوان سے بالا اس کے کوئی اختیارات ہیں۔ میری سمجھ وہ نہیں ہے، میرے خیال میں جو Rule making ہے یا جو subsidiary Rule

making ہے، اس میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ ہم جو بھی کریں، وہ آئین اور قانون سے بالاتر نہ ہو۔ در حقیقت اس میں جو اشارہ ہے، وہ یہ ہے کہ ہم جو بھی subsidiary Rule making کریں گے، وہ آئین اور قانون سے بالا نہ ہو۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں آپ کے توسط سے فاضل وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ جو notification ہے، اس کو floor of the House پر lay کر دیں۔ Sir produce کر دیں، میں نے جو باتیں quote کی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب! یہ باتیں Notification میں ہیں۔ جیسے وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ صرف Rules کی حد تک جو Cabinet Committee کے ہیں، شاید اس کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جیسے آپ نے خود کہا کہ یہ باتیں Notification میں ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے سامنے Notification ہے، آپ جو پڑھ رہے تھے، وہ ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: وہ ہے، بس ٹھیک ہے۔ جناب! آپ کا شکریہ۔

Mr. Chairman: Calling Attention Notice is disposed of. Order No.19, there is another Calling Attention Notice in the name of Senator Mohsin Aziz please, move it.

Calling Attention Notice by Senator Mohsin Aziz regarding problem faced by the commuters traveling from Punjab and Khyber Pakhtunkhwa due to non-availability of access from M-1 Section to Islamabad International Airport

Senator Mohsin Aziz: I draw attention of the Minister for communications towards the problems being faced by the commuters traveling from Punjab and Khyber Pakhtunkhwa due to non-availability of dedicated access from M-1 Section to Islamabad International Airport.

جناب! یہ صرف calling attention notice نہیں ہے بلکہ یہ public importance کی بھی ایک بات ہے کیونکہ North سے Islamabad International Airport کی طرف commuters آتے ہیں۔ خاص طور

پر خیبر پختونخوا سے آتے ہیں کیونکہ مردان، صوابی، وغیرہ سے پشاور ایئرپورٹ بہ نسبت اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے زیادہ دور پڑتا ہے۔ ہمارے صاحبان وہاں سے تشریف لاتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ اس airport کو بنے ہوئے سات، آٹھ سال ہو گئے ہیں لیکن successive Governments نے اس پر توجہ نہیں دی۔ وہاں سے جو لوگ airport کے لیے آتے ہیں، ان کو جو number 26 چونگی ہے یعنی جس کو گولڑہ موڑ کہتے ہیں، اس پر آ کر ایک turn لینا پڑتا ہے، ان کو جس کے لیے 22 kilometres extra travel کرنا پڑتا ہے، یہ 22 kilometres ایک طرف سے ہے۔

جناب! دوسرا interchange خاص طور پر پنجاب سے آنے والے لوگوں کے لیے بنایا گیا ہے، اِچھی بات ہے جس کو ٹھلیاں interchange کہتے ہیں جو airport کے لیے dedicated ہے یعنی M-1 سے نکلے کے بعد اس interchange سے نکلنے کے بعد، وہاں پر toll tax دینے کے بعد دوبارہ M-2 interchange میں داخل ہوا جائے۔ وہاں interchange میں entry کرنے کے بعد پھر ٹھلیاں interchange سے نکلا جائے، اس سے وقت کا ذیاں ہوتا ہے اور ایک جگہ پر tax دینا اور دوسری جگہ پر tax دینا پڑتا ہے وہ تقریباً 18 kilometres کا distance بنتا ہے۔

جناب! اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت اس لیے ہوتی ہے کہ وہ عوام کے لیے آسانیاں پیدا کریں، زندگی میں آسانیاں پیدا کریں۔ یہاں پر صرف یہ بات نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ کا petrol and wear and tear کا نقصان ہوتا ہے۔ اس کو بہت احسن طریقے سے اور بہت کم خرچ پر صحیح کیا جا سکتا ہے اور اس سے لوگوں کی تکلیف بھی ختم ہو جائے گی۔ ہم جب M-1 motorway سے اترتے ہیں اور M-2 کی طرف جاتے ہیں، وہاں پر ایک access ہے جو سری نگر ہائی وے سے M-2 کی طرف جاتی ہے، اس پر اگر ایک turn دے دیا جائے، ایک round about دے دیا جائے اور bridge دے دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر صرف پندرہ، بیس کروڑ روپے خرچ ہوں گے ۔۔۔آگے۔۔۔T06

T06-07Nov2023 Tariq/Ed: Mubashir. 11:20 am

سینیٹر محسن عزیز۔۔۔ جاری۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف پندرہ سے بیس کروڑ روپوں میں یہ کام ہو سکتا ہے اور سینیٹر قادر صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اس کا زیادہ اچھا estimate بنا دیں گے۔ اگر پندرہ سے بیس کروڑ روپوں میں ایک پل بن جاتا ہے تو آنے والے لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

جہاں پر حکومت بہت سے اچھے کام کر رہی ہے تو وہ اس کام کو بھی دیکھے۔ اچھے کاموں میں جس طرح سے smuggling control کرنے کے دعوے کیے جا رہے ہیں، افغان refugees کے بارے میں بات کی جا رہی ہے، حالانکہ اس بارے میں اور بات بھی ہو سکتی ہے، صحیح بات ہے کہ بعض اچھے کام بھی ہو رہے ہیں لیکن اگر اس کام کی طرف بھی توجہ دی جائے تو میرے خیال میں صوبے کی جو محرومیاں ہیں جو بڑھتی جاتی ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں سے یہاں پر بہتری پیدا ہو گی اور ساتھ ساتھ لوگوں کے لیے آسانیاں بھی پیدا ہوں گی۔ اس جگہ کوئی بہت بڑا round about یا کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود بھی ایک دو مرتبہ وہاں سے گزرا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ ایک نئے interchange کی بات کر رہے ہیں؟

سینیٹر محسن عزیز: Interchange نہیں جناب، میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں سے صرف ایک access دے دیا جائے یا ایک bridge بنا دیا جائے جس سے وہاں کی traffic turn لے سکے اور ائیر پورٹ کی طرف جانے میں آسانی ہو اور ہم وہاں turn کر سکیں۔ جب ایئر پورٹ کی طرف turn کر سکیں گے تو کافی بہتر ہو جائے گا اور آسانی ہو جائے گی۔ اگر آپ wrong way سے جائیں تب تو آپ آسانی سے پہنچ جاتے ہیں اور اگر آپ موجودہ راستے سے جائیں تو آپ کو 20-18 کلومیٹر جانا پڑے گا جس کا مطلب ہے کہ آپ کو اپنے سفر میں 25-20 منٹس اور add کرنے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ معزز وزیر برائے پارلیمانی امور۔

Mr. Murtaza Solangi, Minister for Parliamentary Affairs

جناب مرتضٰی سولنگی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! میرے خیال میں سینیٹر محسن عزیز صاحب کی بہت مناسب تجویز ہے۔ خیبر پختونخوا کے اس حصے سے آنے والے لوگوں کی تکلیف کا مداوا ہونا چاہیے۔ ہم آج ہی متعلقہ وزارت سے کہتے ہیں کہ اس بارے میں ہمیں بتائے اور اگر یہ اس حکومت کی مدت میں ممکن ہے تو ہم اسے شروع کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب میری یہ درخواست ہے کہ NHA and Planning دونوں سے کہیں کہ اس پر کام کر کے ایوان کو مطلع کریں، وہ اس کا design بنا لیں اور اس کے بعد کام شروع کرانا ہے یا نہیں اس بابت حکومت funding کرے اور اسے دیکھ لیں۔

جناب مرتضیٰ سولنگی: جی چیئرمین صاحب، ایسا ہی کریں گے۔

Mr. Chairman: Calling attention notice is disposed of.

میں ابھی آپ سب کو موقع دیتا ہوں پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Point of Public Importance raised by Senator Sadia Abbasi regarding law and order situation in the country and issuance of production orders of Senators for the Senate Sessions

سینیٹر سعدیہ عباسی: شکریہ، جناب چیئرمین! Law and Order پر debate سے پہلے میں دو تین باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے موقع دیا ہے تو میں اس بارے میں آپ کی indulgence چاہوں گی۔ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہمارا کام بطور legislators یہ ہے کہ حکومت efficiently چلے لیکن جو expenditures ہیں انہیں ہم کیسے کم کریں۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ پہلے ہم study کریں کہ جتنی بھی وزارتیں ہیں ان کے ماتحت جو ادارے ہیں ان کی details اس ایوان میں دی جائیں۔ ہم انہیں study کریں گے، آج میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتی لیکن میں آپ کو ایک ایک ادارے کا نام لے لے کر بتاؤں گی کہ ان کے افسران کتنی salaries draw کر رہے ہیں، ان کی کیا perks and privileges ہیں، وہ کیا کام کر رہے ہیں اور ان کی national economy میں کتنی contribution ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گی کہ contribution تو بہت دور کی بات ہے لیکن جو ملک پر بوجھ ہے، ہمارا کام بطور legislators یہ ہے کہ حکومت efficiently چلے اور ہم expenditures کو کم کریں، اپنے ملک پر یہ جو بوجھ ہے اسے کم کریں اور جو پیسہ ہے وہ عوام پر خرچ کیا جائے۔ اس لیے میری آپ سے یہ humble request ہے کہ ہمیں تمام وزارتوں کے ماتحت اداروں کی تفصیلات اس ایوان میں دی جائے اور اراکین میں circulate کی جائیں پھر ہم اس پر debate شروع کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کو بتائیں گے کہ کیا کیا خامیاں ہیں اور کیا کیا اصلاحات ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: سیکریٹری صاحب، تمام محکموں کو لکھیں اور ان سے تفصیلات منگوا لیں جیسا سینیٹر صاحبہ کہہ رہی ہیں۔ تفصیلات ایوان میں circulate کرنے کے بعد اس پر discussion کریں گے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! دوسری بات کرنے کے لیے آپ مجھے پانچ منٹ کا موقع دیں۔ اس ایوان نے ایک بل پاس کیا تھا for the production of Senators/ Parliament Members جو جیل میں ہوں یا ان پر کسی وجہ سے قدغن ہو اور ان کے پارلیمنٹ میں آنے میں مشکل ہو۔ میں ماضی کی باتوں میں نہیں پڑنا چاہتی ہوں، میں یہ بھی نہیں کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا اور کسی اور کے ساتھ کیا ہوا۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ جناب اعجاز چوہدری صاحب، جناب اعظم سواتی صاحب، جناب شوکت ترین صاحب، جناب شبلی فراز صاحب اور فیصل جاوید صاحب اور ایک ڈاکٹر صاحب تھے جو کل تشریف لائے، میرے خیال میں وہ اس ایوان میں کوئی 18 ماہ کے بعد تشریف لائے۔ ان حضرات کے بارے میں مجھے نہیں پتا کہ کسی نے کیا کیا یا نہیں کیا، اگر معاملہ عدالتوں میں ہے تو جو شہادتیں ہوں گی یا جو trials ہوں گے اس کے مطابق جو ہو گا وہ عدالتوں کا کام ہے، وہ ہمارا کام نہیں ہے لیکن میرا ضمیر مجھے یہ کہتا ہے کہ میں ان کے لیے آواز اٹھاؤں اور میں یہ بات کروں کہ یہ ان کا حق ہے، یہ ان کا آئینی اور بنیادی حق ہے ان کی ضمانتیں بھی ہونی چاہیے اور ان کو ان ایوانوں میں آ کر اپنی بات کرنی چاہیے کیونکہ وہ public representatives ہیں۔ اگر ہم اپنے ساتھیوں کی قدر اور عزت نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا؟ چونکہ یہ تمام اراکین PTI کے ہیں تو میں سمجھی تھی کہ ان کے production orders کے لیے درخواست دی جائے گی۔ میرا بھائی قومی اسمبلی کا رکن تھا، ان کے production order کے لیے ہم نے سپیکر کو کئی مرتبہ applications دیں لیکن انہوں نے ہماری بات نہیں مانی۔ ہمارے پاس remedy تھی کہ ہم ہائی کورٹ جاتے، ہم ہائی کورٹ گئے اور ہائی کورٹ نے قومی اسمبلی کو bind کیا کہ ہمیں time دیں کہ ان کا production order issue ہو گا ورنہ ہم production order issue کریں گے۔ اس ایوان سے اور آپ کے office سے میری گزارش ہے کہ جناب ان لوگوں کے production orders issue کیے جائیں۔

جناب چیئرمین! اسی طرح سے میں چوہدری پرویز الٰہی صاحب کے بارے میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔ میرے خیال میں Guinness Book of World Records میں یہ وہ واحد شخص ہیں جو شاید بیس مرتبہ گرفتار ہو چکے ہیں اور بیس مرتبہ شاید انہیں ضمانت بھی مل چکی ہے اور ہر مرتبہ وہ ایک نئے مقدمے میں اندر کیے جاتے ہیں۔ پرویز الٰہی صاحب اپنی زندگی کے اس عشرے میں ہیں کہ ان کی صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ انہیں بار بار جیل میں ڈالا جائے۔ ان کا پاکستان کی سیاست میں بہت بڑا role ہے اور انہوں نے ہمیشہ پاکستان کی بقا اور بہتری کے لیے role ادا کیا ہے۔ مجھے تو ان کے بارے نہیں معلوم کہ انہوں نے کون

سی treason کی ہو، انہوں نے کون سے اداروں پر حملہ کیا ہو۔ ان کے اپنے والد محترم کی بابت بھی نہیں پڑنا چاہتی کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا لیکن ان کی جان پاکستان کی سیاست کی وجہ سے ہی گئی، اس لیے یہ بھی زیادتی ہے کہ بار بار انہیں گرفتار کیا جاتا ہے۔ جب میں نے اس ایوان میں کہا کہ bail is, should be a fundamental right, میں نے یہ بھی کہا کہ جو unusual and cruel punishments ہوتی ہیں وہ detention میں نہیں ہونی چاہییں تو PTI کے ہی چیئرمین کمیٹی نے میری بات کا مذاق اڑایا۔ انہوں نے کہا کہ unusual and cruel punishment کیا ہوتا ہے؟ تو میں ان سے آج کہوں گی کہ وہ آج اعظم سواتی صاحب، اعجاز چوہدری صاحب سے پوچھ لیں کہ cruel and unusual punishments کیا ہوتی ہیں۔ کوئی پرویز الٰہی صاحب سے پوچھ لے کہ cruel and unusual punishments کیا ہوتی ہیں، جب عزت نفس پر حملہ ہو تو اس سے زیادہ cruel and unusual punishment کوئی نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان میں خواتین کی reserved seat پر آئی ہوں، اگر میں خواتین کے لیے بات نہ کروں تو یہ میری منافقت ہو گی۔ میں سیاسی مصلحتوں میں پڑ کر کہوں کہ میں بات نہیں کروں گی، وہ خواتین جو میرے خیال میں آٹھ ماہ سے detention میں ہیں اور انہیں ضمانتیں ملنے کے باوجود بھی دوبارہ arrest کر لیا جاتا ہے، یہ میرا اخلاقی حق ہے۔ جب ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوئیں، جب میاں نواز شریف صاحب کی صاحبزادی کو ان کے سامنے گرفتار کیا گیا اور انہیں جیل میں ڈالا گیا، ان کے سیل میں جا کر نیب کے مرد افسران چھاپے مارتے تھے۔ جب آصف زرداری صاحب کی بہن کو ہسپتال کے بستر سے گرفتار کیا گیا اور ہمیں دکھ پہنچا تو اسی طرح آج وہی دکھ ہم ان خواتین کے لیے بھی محسوس کرتے ہیں جو continuous detention میں ہیں۔

جناب چیئرمین! چادر اور چار دیواری کا تحفظ ایک اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔ اسلام کا مذہب انصاف پر کھڑا ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے کہ اگر کوئی ضمانت لے کر باہر آ جائے۔۔۔آگے جاری (T-07)

T07-07NOVEMBER2023 Mariam/Waqas 11:30 a.m.

(جاری)۔۔۔ چار دیواری کا تحفظ ایک اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔ اسلام کا مذہب انصاف کے اوپر قائم ہے یا فرق پڑتا ہے اگر کوئی bail لے کر باہر آ جائے، جنہوں نے اگر کوئی crime کیا ہے ان کا crime عدالتوں میں جائے گا trials ہوں گے، اگر کسی نے کیا ہے تو اس کو سزا ملے گی اور اگر کسی نے کچھ نہیں کیا تو وہ باعزت طور پر بری ہو جائے گا۔ لیکن اس سب سے کیا حاصل ہو گا، کیا ہم

یہ چاہتے ہیں کہ پرویز الہیٰ صاحب کو television پر لا کر وہ یہ کہہ دیں کہ میں نے یہ سیاسی جماعت چھوڑ دی ہے اور اب میں آئندہ سیاست نہیں کروں گا۔ اس سے کیا مسئلے حل ہو جائیں گے؟ کیا ملک میں اس وقت جو انتشار پھیلایا جا رہا ہے اور جس چیز سے نفرتیں بڑھ سکتیں اور بڑھ رہی ہیں تو کیا ان چیزوں کو ختم نا کیا جائے؟

ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں، ہماری Party کی Leadership نے ہمیشہ کہا کہ کبھی کسی کو برا مت کہو، ہم نے سیاست کرنی ہے تو پاکستان کی بہتری کے لیے کرنی ہے۔ ہم جبر اور زور کی سیاست کے حق میں نہیں ہیں، ہم اس چیز کے حق میں ہیں جو بنیادی حقوق ہیں اس کا تحفظ اس ملک کی ذمہ داری ہے۔ اس ملک کی ریاست کی ذمہ داری ہے اور یہ تحفظ ہمیں فراہم کرنا چاہیے، کل ہمارے ساتھ بھی یہ کچھ ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! جو ہم پر گزری ہے میں تو اس کو بیان بھی نہیں کرنا چاہتی ہوں، جو بداخلاقیاں ہمارے ساتھ ہوئیں میں ان کو بیان بھی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرخرو کیا، میں سمجھتی ہوں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے امتحان میں ڈالا کہ امتحان میں ڈال کر انسان کا اصلی روپ سامنے آتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں ان لوگوں کے لیے آواز بلند نہ کروں جن کے لیے یہاں کوئی بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: Thank you Players of Pakistan Blind GoalBall Team اوپر right side gallery میں بیٹھے ہیں۔ Welcome to the House اور یہ اگلے ہفتے China بھی جا رہے ہیں ان شا اللہ وہاں جیتیں گے بھی اور پاکستان کا نام روشن کریں گے۔ جی طاہر بزنجو صاحب current law and order situation پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Tahir Bizenjo regarding the current situation of Law and Order in the Country, especially in KP and Baluchistan

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب چیئرمین! ملک میں امن و امان کی صورتحال روز بروز بگڑتی جا رہی ہے اور خصوصاً Balouchistan and KP میں امن و امان کی صورتحال کچھ زیادہ ہی خراب ہے۔ ہم سب کو یاد ہے کہ General Musharraf کی آئین شکنی سے پہلے بلوچستان میں دوسرے صوبوں کے مقابلے میں امن و امان کی صورتحال بہت بہتر تھی۔ جنرل

صاحب نے اقتدار پر قبضہ کرتے ہی بلوچستان کے بارے میں، بلوچستان کی زمین میں جارحانہ پالیسی اختیار کی۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، ہمارے محترم سینیٹر مشاہد حسین بھی witness ہیں کہ نواب اکبر خان بگٹی معاملات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنا چاہتے تھے لیکن دوسری جانب جنرل مشرف صاحب سپہ سالار بلوچوں کو سبق سکھانے کے لیے کچھ زیادہ ہی بے تاب نظر آتے تھے اور جو آگ جنرل صاحب نے بلوچستان میں لگائی تاحال وہ بجھ نہیں سکی۔

جناب چیئرمین! I want your attention, 15th Feburary, 1973 کو بلوچستان کی منتخب حکومت کو برطرف کرنے کے بعد بڑے پیمانے پر فوجی آپریشن شروع کیا گیا۔ میر غوث بخش بزنجو جیل میں ہی تھے ان پر غداری کا مقدمہ چل رہا تھا Leaders of the NAP پر، میر بزنجو نے جیل سے ہی اپنے چند مشترکہ دوستوں کی مدد سے اس وقت کے Prime Minister Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto کو یہ پیغام بھیجتے رہے کہ طاقت کا استعمال بلوچستان کے مسئلے کا حل نہیں ہے۔آپ ہمارے ساتھ یعنی National Awami Party کے Leaders کے ساتھ نتیجہ خیز مذاکرات شروع کریں۔

جناب چیئرمین! آج بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ طاقت کا استعمال بلوچستان کے مسئلے کا حل نہیں ہے،آپ نتیجہ خیز مذاکرات کی طرف چلے جائیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لاپتہ افراد کے لواحقین کو انصاف فراہم کرکے، نتیجہ خیز مذاکرات کا راستہ ہموار کریں۔ یہ جو آپ کا بلوچستان ہے یہ ایک منفرد جغرافیہ رکھتا ہے، یہ قدرتی دولت سے مالا مال ہے۔آپ کی عالمی طاقتیں ہوں یا آپ کی علاقائی طاقتیں ہوں یہ سب کے سب اس میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بلوچستان کی جغرافیہ اور وسائل سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ ہمارے ایک بڑے لیڈر نے کہا تھا کہ بلوچستان کی مثال ایک حسین اور خوبصورت دوشیزہ کی ہے اور ہر کوئی یہ رشتہ حاصل کرنے کے لیے بے تاب نظر آتا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی نے کبھی بھی ملک کے مفادات کی عکاسی نہیں کی، کبھی بھی عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کی۔

ایوب خان کے زمانے سے لے کر پاکستان ہمیشہ American Proxy War کا حصہ رہا ہے،آپ ہمیشہ بڑی طاقتوں کے جھگڑوں میں فریق بنے۔ جب آپ خطے میں دوسروں کے مفادات کو نقصان پہنچاتے ہیں تو کیا وہ آپ کے لیے پھول بھیج دیں گے؟آخری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملک میں امن لانے کے لیے ضروری ہے کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کیے جائیں، خوش ہمسائیگی کو فروغ دیں۔ بھارت اور ایران تو دور کی بات ہے اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ طالبان جن کی آپ ہمیشہ مدد

کرتے رہے آج سب سے زیادہ یہ آپ سے ناراض ہیں۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ یہ خارجہ پولیسی پاکستانی عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتی، یہ مشرف اور ضیاالحق کی خارجہ پولیسی کا تسلسل ہے۔ اس پر نظر ثانی کریں، ایک ایسی خارجی پالیسی بنائیں جو عوام کے جذبات کی ترجمانی کرے۔ شکریہ۔۔۔(جاری)۔۔۔

T08-07N0V2023 FAZAL/ED: Mubashir 11:40 AM

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی، سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Hidayatullah Khan regarding Law and Order situation in the country and Israeli atrocities against Palestinians

سینیٹر ہدایت اللہ خان: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلے تو میں طاہر بزنجو صاحب نے law and orderکے بارے میں جو باتیں کی ہیں ان کی توثیق کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! ہم سب کو معلوم ہے کہ ملک میں انتخابات ہوتے ہیں اور ان انتخابات کے نتیجے میں جو بھی حکومت بن جاتی ہے تو اقتدار ان کو مل جاتا ہے۔ اسی تسلسل میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ دو صوبوں میں نیشنل عوامی پارٹی کو اکثریت مل گئی۔ جس طرح طاہر بزنجو صاحب نے فرمایا کہ بلوچستان میں ہمارے میر غوث بزنجو صاحب گورنر بنے اور اس کے ساتھ وزیر اعلیٰ محترم جناب عطاءاللہ خان مینگل صاحب بنے۔ اسی طرح صوبہ پختونخوا میں جو اس وقت صوبہ سرحد تھی تو اس میں ارباب سکندر خان خلیل کو گورنر اور مولانا مفتی محمود صاحب کو وزیر اعلیٰ بنایا۔ یہ ایک زبردست حکومت چل رہی تھی۔ 1973 میں پتا نہیں کہ کیا ہوا۔ 1973 کا متفقہ آئین بھی بن چکا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے۔ اسی آئین میں وہ لوگ بھی شامل تھے جن کو اب لوگ غدار کہتے ہیں۔ اس آئین پر ان کے دستخط بھی ہیں۔ ولی خان جیسے مدبر انسان نے ان سب کو راضی کیا۔ اگر اس وقت چھوٹے صوبوں کی نمائندگی نہ ہوتی تو یہ آئین نہ بنتا اور آج ہم اس متفقہ آئین سے محروم ہوتے۔ اس وجہ سے ہم یہ کہتے ہیں کہ اس بلوچستان کی حکومت کو جب ختم کر دیا گیا تو صوبہ سرحد میں ہماری حکومت نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا اور وہاں پر گورنر راج قائم کر دیا گیا۔ یہ زیادتیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تو سب کو معلوم ہے۔ تاریخ کے اوراق میں یہ باتیں لکھی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین! جہاں تک موجودہ حالات میں law and orderکا مسئلہ ہے۔ ہم نے تو یہ دیکھ لیا کہ اشرف غنی کی حکومت کو ہٹایا گیا اور اس کو کس طریقے سے ہٹایا گیا سب کو معلوم ہے۔ وہاں پر کوئی فساد نہیں ہوا اور نہ کوئی وہاں پر مر گیا۔ اچھی بات

ہے۔ وہ اچھے طریقے سے آئے تھے اور اقتدار حاصل کیا تھا۔ بعد میں اس کو جہاز میں بٹھا کر رخصت کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہمارے کچھ لوگ وہاں پر چلے گئے۔ وہاں پر باقاعدہ انہوں نے تصاویر بنوائی اور ایک کپ چائے کا بھی پیا اور بسکٹ بھی کھائے۔ ٹھیک ہے تاریخ میں تو اس طرح ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد پتا چلا کہ بھئی طالبان تو ہم نے بٹھا دیے اب ان کے ساتھ کیا رویہ ہم نے اختیار کرنا ہے۔ اس کے بجائے کہ ہم ان افراد کو اپنے ساتھ اعتماد میں لے لیتے انڈیا نے ان کو اپنے اعتماد میں لے لیا۔ آج وہ پاکستان کے اتنے مخالف ہیں کہ جن کے ساتھ ہم نے نیکی کی ہے۔ وہ ہمارے خلاف ہو گئے ہیں۔ ابھی موجودہ وقت میں ہم کہتے ہیں کہ پاکستان میں جو بھی افغان مہاجرین ہیں۔ غیر قانونی طور پر جو بھی پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ ہم ان کی حمایت نہیں کرتے۔ جس کے پاس کارڈ نہیں ہے یا جس کے پاس پاسپورٹ بھی نہیں ہے یا اور کوئی قانونی دستاویز نہیں ہے ان کو واپس بھیجنا چاہیے۔ اگر کوئی قانون کے مطابق نہیں رہ رہا ہے۔ لیکن جو مہاجرین ہمارے ملک کے قانون کے مطابق رہ رہے ہیں تو ان کو ابھی نہ نکالا جائے۔ ٹھیک ہے جب پالیسی بعد میں بن جائے گی تو ان کو بھی مناسب طریقے سے واپس بھیجنا چاہیے۔ ابھی ان کو غیر قانونی طور پر واپس نہیں بھیجنا چاہیے اور نہ ان کے بچوں اور بوڑھوں کو اسی طرح رلنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! اب میں فلسطین کے بارے میں بات کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت فرمایا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو آپ کی زمین میں ہیں اور وہ کمزور ہیں۔ وہ مردوں میں ہیں، وہ عورتوں میں ہیں اور وہ بچوں میں ہیں تو آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ ان لوگوں کے لیے آپ لڑتے نہیں ہیں۔ وہ آپ کو پکارتے کہ یا اللہ ہمیں ان ظالم لوگوں سے خلاصی دے دو اور ہمارے لیے کوئی مددگار اور ہمدرد بھیجو۔ ہم نے ان کے لیے آج تک کچھ بھی نہیں کیا۔ ہم نے جو قرارداد پیش کی ہے تو وہ بھی ایسا ہے کہ ہم نے اس میں معذرتانہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اس طرح تو ہماری خلاصی نہیں ہو گی۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ ان کے ارد گرد جو 57 اسلامی ممالک ہیں وہ سارے اس کے ذمہ دار ہیں۔ ان بچوں کو ہم TV پر دیکھتے ہیں کہ وہ شہید ہو رہے ہیں۔ ان بہنوں اور ماؤں کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ روتے ہیں لیکن کوئی ان کے لیے بات کرنا نہیں چاہتا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ اس دن فدا محمد خان صاحب نے اس کا ذکر کیا تھا میں اس کے لیے اس کا مشکور ہوں لیکن میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ 1926 کی بات ہے جب باچا خان بابا حج کے لیے گئے تھے۔ یہ بات اس نے اپنی کتاب میری زندگی اور جدوجہد میں صفحہ نمبر 175 پر لکھی ہے کہ میں جب حج سے فارغ ہوا تو میں مدینہ

منورہ چلا گیا۔ وہاں حضور پاک ﷺ کے روضے پر میں نے حاضری دی۔ کچھ دن مدینہ میں گزار کر پھر میں بیت المقدس چلا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ بھی اس وقت میرے ساتھ تھی۔ ہم نے وہاں پر کچھ دن گزارے۔ میں بازاروں، گلیوں اور کھیتوں میں نکلا تو میں نے دیکھا کہ وہاں پر اسرائیلیوں کے جو مکان تھے وہ پکے تھے اور ان کی فصلیں لہراتی رہتی تھیں جبکہ مسلمانوں کی زمینیں بنجر تھیں۔ تو میں نے وہاں پر مسلمانوں کو کہا کہ آپ اپنی زمینیں ان کو مت بیچیو۔ ایسا وقت آئے گا کہ یہ تم کو یہاں سے نکالے گا۔ تم اپنی زمینوں کو آباد کرو اور اپنے پاس رکھو۔ ان لوگوں کو اندر مت آنے دیں۔ وہ کہہ رہے تھے اور ان کے دماغ میں یہ کس نے ڈالا تھا کہ مہدی آخر الزمان آئے گا اور یہ زمینیں ان سے واپس لے کر آپ کو دے گا۔ اس چکر میں ان بے چاروں کو پھنسایا گیا۔ آج ہم یہ بات کرتے ہیں کہ اقوام متحدہ کدھر ہے۔ انسانی حقوق کے علمبردار کہتے ہیں کہ ہم بلی اور کتے کی اتنی قدر کرتے ہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کو بلائیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب ابھی وہاں پر گئے ہیں۔ واپس آتے ہیں۔ تنگی صاحب تشریف رکھیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: منسٹر صاحب مہمان ہیں۔ ان کو یہاں کے آداب کا پتا نہیں ہے اس لیے وہاں پر تشریف لے گئے ہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: منسٹر منسٹر ہوتا ہے۔

Mr. Chairman: Mohsin Sahib, please no cross talk.

سینیٹر ہدایت اللہ خان: محسن عزیز صاحب! میں ان سے گلہ نہیں کرتا۔ وہ مہمان ہیں اور یہاں کے آداب کا ان کو پتا نہیں ہے کہ کدھر بیٹھنا ہے۔ آپ کو بتانا چاہیے کہ ادھر مت بیٹھیں۔ فلسطین پر بات ہو رہی ہے۔ آپ سن تو لیں ناں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان آپ بات کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ جو انسانی حقوق کے علمبردار ہیں جو کتے اور بلی کے لیے بھی روتے ہیں۔ کوئی پرندہ آکر تاروں میں پھنس گیا تو اس کے لیے 1122 کو فون کرکے بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو فوراً نکالو۔ یہ صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں کہ ہم جانوروں کے لیے بھی اتنا کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے کچھ بھی نہیں کرتے۔ ان کو کوئی منع نہیں کرتا۔ وہ مزید کتنے بچوں کو ماریں گے۔ ہزاروں بچوں کو انہوں نے مارا ہے۔ بیت المقدس کی زمین ان سے خالی کروانا چاہتا ہے اور

وہاں پر مکمل قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ مسلمانوں کا بھی کام ہے اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کا بھی کام ہے کہ وہ ان کو منع کرے کہ ایسا مت کرو۔ عرب ممالک نے جو تنظیمیں بنائیں ہیں ان کو کیا ہوا ہے۔ اب صرف ایران ان کے لیے بات کرتا ہے۔ باقی تو کوئی صرف بات بھی نہیں کرتا۔ بڑا افسوس کا مقام ہے۔ صدیقی صاحب نے جو بات کی تھی وہ بالکل سچ کہی تھی کہ ہم اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ منسٹر صاحب! آپ جہاں پر چاہیں بیٹھ جائیں۔ یہ آپ کا اپنا ایوان ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جی، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri regarding the farmers protesting for their demands in Baluchistan

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! ایک بات تو یہ ہے کہ میں کل آپ کے سامنے کچھ گزارشات رکھنا چاہتا تھا مگر آپ نے ماشاءاللہ مجھے بھی جبراً بٹھایا اور اجلاس ملتوی کیا۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے ساتھ تو یہ ہوتا رہتا ہے۔ بلوچستان والوں کے ساتھ یہ ہوتا رہتا ہے۔ آج بلوچستان بھر میں زمیندار سراپا احتجاج ہیں۔ آئے دن قومی شاہراہ کو بند کیا جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے۔۔۔ (آگے T09 پر جاری ہے)

T09-07Nov2023 Rafaqat Waheed/Ed: Waqas 11:50 noon

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: (جاری) آپ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے، ان صحرائی علاقوں سے ہے جہاں پانی بالکل مفقود ہے۔ وہاں لوگوں کو اب پینے کے لیے بھی صاف پانی میسر نہیں ہے۔ واپڈا کے ساتھ ایک مرتبہ ایک میٹنگ ہوئی، صوبائی حکومت نے میٹنگ کی، آٹھ گھنٹے طے ہوئے لیکن واپڈا نے نہیں مانا۔ اب چوبیس گھنٹوں میں شاید دو سے تین گھنٹے انہیں پانی ملتا ہے۔ وہ بمشکل پینے کے لیے پانی وصول کرتے ہیں۔ باقی زراعت کے لیے ان کے پاس پانی نہیں ہے۔ آپ کو پتہ ہے، اب گندم کی بوائی کا وقت ہے، گندم کا موسم ہے، اسی طرح باقی باغات کو بھی پانی ملتا ہے تو تب جا کر وہ سرسبز ہوتے ہیں۔ اس پوزیشن میں حکومت زمینداروں کا ایک معاشی قتل کر رہی ہے۔ بلوچستان کے ساتھ یہ بہت برا ہو رہا ہے۔ بلوچستان پہلے بھی ایک طرح کے احساس کمتری میں مبتلا ہے کیونکہ بلوچستان کے ساتھ مسلسل زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ لاپتہ افراد کا ایک عرصے سے اپنی جگہ ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ حکومتوں کی اکھاڑ پچھاڑ بھی آپ کے سامنے ہے۔ ہمارے ہاں بلوچستان میں دو سے تین مرتبہ حکومتیں تبدیل ہوتی ہیں۔ بلوچستان میں کبھی کسی استحکام یا معاشی ترقی کا سوچا

نہیں جاتا۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہاں ان دیواروں کو ہم سناتے رہے ہیں، کبھی ہماری کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ میں دردِ دل کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہمارے بلوچستان کے زمیندار بہت پریشان ہیں۔ آئے روز اس طرح کے پہیہ جام ہوتے ہیں، راستے اور سڑکیں بند ہوتی ہیں۔ کہیں وہ کسی بڑے اقدام کی طرف نہ چلے جائیں۔ اس حوالے سے آپ یہاں سے بھی چیئرمین واپڈا کو کوئی ہدایت جاری کریں، اس ہاؤس کے حوالے سے ایک نوٹس دے دیں یا ان کو کچھ کہہ دیں کہ بلوچستان کے زمینداروں کے ساتھ مذاق نہ بنائیں۔ بلوچستان میں نہری نظام نہیں ہے، سارا علاقہ بجلی اور ٹیوب ویل پر انحصار کرتا ہے۔ اگر بجلی بھی نہ ہو تو پھر وہاں کے لوگوں کی زمینداری کیسے چل سکتی ہے۔

دوسری بات فلسطین کی ہے۔ فلسطین کی بات ہم کیا کریں، حاجی صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں مگر جناب! فلسطین تو ہم بعد میں جائیں، مقبوضہ کشمیر جس کی ستر سال ہم نے بات کی، اس کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کی۔ ہم سمجھتے تھے کہ یہ کشمیر کا حصہ ہے، ہمارا حصہ ہے، اس کو انڈیا نے ہڑپ کیا۔ اِن کی موجودگی میں، جو ابھی مخل تھے، انہوں نے یہ ساری سودا بازی کی اور کشمیری جو ہمارے لیے کٹ مرتے تھے، لڑتے تھے، ان کشمیریوں کو ہم نے بالکل تنہا چھوڑا۔ ان کے لیے بھی یہاں ہاؤس میں ہم صرف ایک قرارداد منظور کرتے ہیں، اس سے آگے کچھ بھی نہیں۔ ہم پچھتّر سالوں سے کشمیریوں کو اپنا حصہ سمجھتے تھے لیکن اس کو انڈیا نے ہڑپ کیا، آئین کا حصہ بنادیا، اس کا status ختم کیا، اس کے لیے ہم کچھ نہیں کرسکے تو ہماری ریاست کے والی فلسطین کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ اس لیے مسلم دنیا نے جو بزدلی کی چادر اوڑھی ہوئی ہے، خواب غفلت میں بیٹھے ہوئے ہیں یا ڈر کر اس قسم کا رویہ انہوں نے اپنایا ہوا ہے، اس دنیا سے ہم نے کیا مطالبہ کرنا ہے۔ وہ دیکھتے نہیں ہیں، اندھے ہیں، ان کے کان نہیں کام کر رہے؟ یہ ساری چیزیں وہ نہیں دیکھ رہے کہ بچے وہاں سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہے کوئی صلاح الدین ایوبی، ہے کوئی عمر، ہے کوئی محمود غزنوی جو ہماری مدد کو پہنچے۔ یہ صورتحال ہے۔

جناب! یقین جانیے، ہم نے اپنے طور پر پورے ملک میں لوگوں سے اپیل بھی کی، چندے بھی کر رہے ہیں اور بھیج بھی رہے ہیں۔ جو ہم سے ہو سکا ہے، کر رہے ہیں لیکن ایک تحریک کیا کر سکتی ہے۔ یہ تو ریاست کی بات ہوتی ہے، ہماری چیزیں کہاں تک پہنچ سکتی ہیں، نہیں پہنچ سکتی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے، لوگ بڑے پرجوش ہیں، تعاون بھی کر رہے ہوتے ہیں لیکن لوگوں سے، عوام الناس سے اس حد تک ہی ہو سکتا ہے کہ کہیں دوائی مل گئی، کہیں خوراک اور کہیں دوسری چیزیں لیکن اسلحہ، جنگ کا سامان یا ان کو فوجی کمک، حکومتیں ہی دے سکتی ہیں۔ اس لیے آج اس ایوان کے توسط سے، جہاں ہم فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کرتے ہیں، دنیا کے مسلمانوں، مسلم ممالک،

OIC، عرب لیگ، اقوام متحدہ، انسانی حقوق کے دعویداروں کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر کہتا ہوں کہ خدا کے لیے، فلسطینی مسلمان تباہ ہو گئے ہیں، بچے یتیم ہو گئے، اب کوئی رہا نہیں لیکن اب بھی جنگ بند نہیں ہو رہی۔ بہر کیف، ہمارے اس ایوان کی طرف سے ایک ٹھوس پیغام جانا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر گردیپ سنگھ۔

Point of Public Importance raised by Senator Gurdeep Singh regarding providing relief to the victims of Jaranwala incident

سینیٹر گردیپ سنگھ: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ آج میں ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس ملک پاکستان میں جہاں ہم رہتے ہیں، ہماری minorities کے بھی مسئلے مسائل ہیں تو اس حوالے سے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! ہم فلسطینی بھائیوں کے لیے بھی آواز اٹھاتے ہیں اور ساتھ ساتھ کشمیر کی بھی بات کرتے ہیں۔ کشمیر میں بھی بڑا ظلم ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! ہم اگر اپنی minorities کی بات کریں تو جڑانوالہ میں ایک بڑا سانحہ ہوا جو کہ بہت افسوسناک تھا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آج تک ان لوگوں کو کوئی ریلیف نہیں ملا۔ وہ آج بھی اسی طرح رُل رہے ہیں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ جس طرح ہمارے وزیر اعظم پاکستان بھی وہاں گئے تھے، انہوں نے بھی visit کیا تھا لیکن آج تک ان لوگوں کو کوئی ریلیف نہیں ملا۔ لہٰذا، میں آپ سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو بہت اچھی بات ہو گی۔ ان کے جو ملزم ہیں یا جن پر مقدمات ہیں، ان کو سزا ملنی چاہیے تاکہ ہماری minorities بھی safe ہوں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات، ہمارے ملک میں ایک اور مسئلہ بھی ہے۔ ہم اگر امن کی بات کرنا چاہتے ہیں تو اس حساب سے آج ہماری فورسز بھی محفوظ نہیں ہیں۔ میں اس ہاؤس کو کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق بھی کوئی اقدام اٹھائے جائیں تاکہ ہمارے جو جوان شہید ہو رہے ہیں، ان کے لیے بھی کچھ کیا جا سکے۔ اس موضوع پر بھی ہمیں بات کرنی چاہیے۔ فلسطین کے مسئلے کو تو ہم نے پورے طریقے سے discuss بھی کیا ہے اور ہمیں افسوس ہے اور ہم دکھ میں بھی ہیں کہ بچوں، خواتین اور بوڑھوں پر ظلم ہو رہا ہے۔

اس حوالے سے ہاؤس سے ایک سخت پیغام جانا چاہیے۔ مذمت تو ہوتی رہتی ہے لیکن اس کے ساتھ اگر ہم ان کے لیے کچھ ایسے اقدامات اٹھائیں جن سے انہیں مدد ملے تو بہتر ہوگا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر اکرم صاحب۔ نہیں ہیں۔ شفیق ترین صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen regarding sit-in and protest by the residents of Baluchistan at Chaman Border with regard to the newly introduced passport mechanism

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج اٹھارہواں روز ہے، چمن بارڈر پر چمن کے شہریوں نے ایک دھرنا دیا ہوا ہے۔ وہاں پر ہماری نگران حکومت نے بارڈر پر ایک نیا mechanism بنایا ہے کہ چمن بارڈر پر جو لوگ آئیں گے اور جائیں گے، ان کے لیے پاسپورٹ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس بارڈر پر روزانہ بیس سے تیس ہزار لوگ آتے جاتے ہیں۔ وہ وہاں کے local شہری ہیں۔ وہاں پر ایک بزنس کی منڈی ہے۔ وہاں لوگ آتے اور جاتے ہیں۔ اب اگر آپ ان کے لیے پاسپورٹ کی شرط رکھیں گے اور پاسپورٹ رائج کریں گے تو لوگوں کے کچھ گھر اِس طرف ہیں، کچھ گھر اُس طرف ہیں۔ پچاس ساٹھ ہزار لوگ دھرنا دے کر بیٹھے ہیں اور انہیں اٹھارہ روز ہوگئے ہیں لیکن کوئی وفاقی نمائندہ ان کے پاس نہیں گیا اور نہ ہی اس mechanism پر کوئی بات ہوئی ہے۔ لوگ تکلیف میں ہیں، کام بند پڑے ہوئے ہیں۔ ابھی internationally ہر بارڈر پر چھوٹا موٹا کام چل رہا ہے لیکن اب انہوں نے اتنی سختی کی ہوئی ہے کہ کوئی وہاں سے بغیر پاسپورٹ کے آ اور جا نہیں سکتا۔

میری گزارش یہ ہوگی، اس دن منسٹر بگٹی صاحب بیٹھے ہوئے تھے، میں نے کہا اس کو اگر آپ کمیٹی کو refer کردیں تو اس پر debate بھی ہو جائے گی اور وہاں کے لوگوں کو بلا کر کوئی mechanism بھی بن سکتا ہے۔

Mr. Chairman: Referred.

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: ہماری ایک دوسری گزارش یہ تھی جو افغان refugees کے حوالے سے جو حکومت کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ بھی عجلت میں کیا گیا ہے۔ جو ان کا طریقۂ کار ہے، بالکل نامناسب ہے۔ لوگوں کے ساتھ غیر انسانی رویہ اختیار کیا جارہا ہے اور انہیں تنگ کررہے ہیں۔۔۔ (جاری۔۔۔T10)

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: (جاری۔۔۔) ان کے ساتھ غیر انسانی رویہ رکھا جا رہا ہے، لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں، اب short period میں، ایک، دو مہینوں کے notice پر یہاں چالیس سالوں سے رہنے والے لوگوں کے یہاں گھر اور جائیدادیں ہیں، وہ جب تک یہاں سے اپنا system wind up نہیں کر لیتے، اپنی جائیدادیں نہ بیچ لیں اور وہاں جا کر جب تک اپنا کوئی گھر وغیرہ نہ بنالیں، international community نے بھی کہا ہے کہ یہ غیر انسانی رویہ ہے اور اس سے ہمارے تعلقات مزید خراب ہوں گے۔ حکومت کو اس مسئلے پر بھی نظر ثانی کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر دلاور خان صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Dilawar Khan complimenting the finance team of Caretaker Government and current law and order situation in the country

سینیٹر دلاور خان: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ، جناب چیئرمین!

اک حقیقت سہی فردوس میں حوروں کا وجود
حسن انساں سے نمٹ لوں تو وہاں تک دیکھوں

جناب چیئرمین! اس وقت ریاست پاکستان اپنی ذمہ داری بہت احسن طریقے سے نبھا رہی ہے اور ہر شعبے میں خواہ وہ ڈالر کے حوالے سے ہو یا smuggling روکنے کے حوالے سے ہو، انہوں نے بہت اچھے اقدامات اٹھائے ہیں۔ جناب والا! ہم حال ہی میں آپ کے ساتھ چین کے دورے پر گئے تھے، وہاں ایک international forum اور پڑوسی ممالک کی ایک بہت بڑی conference کا انعقاد کیا گیا تھا۔ یہ کانفرنس تو کسی اور حوالے سے تھی لیکن آپ نے اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے وہاں بھی کشمیر اور فلسطین کے معاملات اٹھائے۔ ہمیں موجودہ نگران حکومت سے اتنی امیدیں نہیں تھیں کہ یہ ڈالر جو interbank rate Rs.310, 315 پر تھا اور open market میں اس کی قیمت تین سو چالیس روپے زائد تھی، اسے واپس Rs. 280 پر لائی۔

جناب والا! pharmaceuticals and vaccines جو essential items ہیں، میں اس بات کا خود گواہ ہوں کہ Governor State Bank کو روزانہ کی بنیاد پر ہم سفارشیں کرتے تھے کہ یہ essential items ہیں، ان کی LCs کو کھول دیں۔ Standing Committee on Finance کی meetings میں ہم ہر وقت یہی رونا روتے تھے جبکہ اس نگران حکومت کے دور میں ان LCs کو کھولنے کے لیے کسی کو سفارش نہیں کرنی پڑتی، essential items کے علاوہ بھی LCs کھل رہی ہیں اور وہ بھی بغیر کسی سفارش کے کھل رہی ہیں۔

موجودہ حکومت کی جو team IMF کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے، یہ بہت competent and professional لوگ ہیں، وزیر خزانہ صاحبہ Governor State Bank رہ چکی ہیں اور وہ IMF کے ساتھ deal کرنا جانتی ہیں۔ اسی طرح Governor State Bank تقریباً چھ سال Standing Committee on Finance کی meetings attend کرتے رہے ہیں، یہ بہت professional آدمی ہیں۔ اسی طرح FBR Chairman سمیت سارے professional لوگ ہیں اور میرے خیال میں IMF کی جو team یہاں آئی ہے، اس کے ساتھ وہ بہتر انداز میں dialogue کو تکمیل تک پہنچائیں گے۔

جناب والا! جہاں تک دہشت گردی کا سوال ہے یہ پچیس کروڑ عوام کا ملک ہے۔ اگر ہم تاریخی پس منظر میں جائیں تو خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی آج سے ہزاروں سال پہلے کی تاریخ رہی ہے سکندر اعظم نے اسی خیبر پختونخوا سے River Indus کو cross کیا اور یہاں پر ہر دور میں unrest رہا۔ لوگ کہتے ہیں کہ 1526 میں ظہیر الدین بابر پانی پت آیا، وہ 1505 میں مردان آیا تو وہ اس وقت کا super power تھا، یوسف زئی قبائل کے ساتھ اس کا ٹاکرا ہوا تھا۔ اسی طرح انگریز، تخت برطانیہ اور افغانستان کے امیر عبدالرحمٰن کا 1893 میں سو سال کا معاہدہ ہوا کہ آپ ہمارے ساتھ ایک buffer state بنائیں۔ انگریز سرکار نے دو جگہ شکست کھائی تھی، ایک افغانستان میں اور دوسری مردان اور بونیر کی سرحد پر امبیلا نامی جگہ پر۔ میں دہشت گردی کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان ہر دور میں دہشت گردی اور جنگ وجدل کا شکار رہے ہیں۔ جس طرح میں نے ظہیر الدین بابر کا حوالہ یوسف زئی قبائل کے ساتھ دیا۔ اسی طرح انگریزوں کے ساتھ امبیلا کے مقام پر، سکھوں کے ساتھ۔ کالو خان جو یوسف زئی قبیلے کا

سردار اور مشر تھا، ایمل خان، گجو خان، یہ سارے لوگ تھے۔ اس لیے ان کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ امیر تیمور کے ساتھ پختونوں کا قندھار میں ٹاکرا ہوا۔ اس لیے ان علاقوں میں ہر دور میں unrest رہے۔

جناب والا! موجودہ دہشت گردی کے واقعات میں پاکستان کے شہداء جو پاکستان کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں، میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ کشمیر اور فلسطین کے مسائل احسن طریقے سے حل ہوں۔ ہم یہ نہیں کر سکتے کہ بندوق اٹھا کر فلسطین جائیں، حکومت پاکستان اور ریاست پاکستان جو diplomatic کردار ادا کر رہی ہے، میں اس کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: آج tobacco کی بات بھول گئے ہیں۔

The House stands adjourned to meet again on Friday, the 10th November, 2023 at 10:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 10th November, 2023 at 10:30 am.